سوال

(949) کلمہ گو مشرکین کو دعوت توحید دینے میں مشکلات

جواب

> بسم اللہ الرحمن الرحیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
> میں ایک بہت بڑی الجھن میں ہوں، وہ یہ کہ ہم جب کسی ایسے
> کلمہ گو مسلمان کو دعوت توحید دیں جس نے اپنا عقیدہ ظلم
> (شرک) کے ساتھ آلودہ کر رکھا ہو تو ان کی طرف سے اہل سنت و
> الجماعت اہلحدیث پر "خوارج" کا الزام لگایا جاتا ہے، اور
> کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں نازل کی گئی
> آیتوں کا اطلاق کلمہ گو مسلمانوں پر کرتے ہیں، اور جب ان
> کو قرآن کریم کی آیات دکھائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ
> کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی
> اُمت تو شرک کر ہی نہیں سکتی۔ تو شیخ اس بات کا کیا جواب
> دیا جائے اور کس طرح اس قسم کے لوگوں کو سمجھایا جائے۔
> جزاک اللہ خیرا
> وعلیکم السلام اسلامی عقائد و نظریات کی دعوت دینا،
> توحید باری تعالیٰ کا پرچار کرنا اور شرکیہ وکفریہ اور
> باطل نظریات کی تردید کرنا اور شرک وبدعات میں مبتلا عوام
> کی اصلاح کے لیے محنت و کوشش کرنا مستحسن فعل اور انبیاء و
> رسل کا منہج ہے۔ علماء و صلحاء کو اس فریضہ سے ضرور عہدہ
> برآء ہونا چاہیے، لیکن ہمارے ہاں المیہ یہ ہے کہ کچھ دعوت
> دین کے شوقین نوخیز مبلغین جو عقائد و نظریات کی تعلیمات
> میں راسخ نہیں ہوتے، وہ فرط جذبات میں پڑی باتیں کہ جاتے
> ہیں اور کفر و شرک کے دایرہ کار سے باہر ہی نہیں آتے، جس سے
> دعوت کا سلسلہ رک جاتا ہے اور عامۃ الناس ایسے مبلغین کی
> بات سننا ہی گوارا نہیں کرتے۔ اس لیے ایک تو توحید کی دعوت
> دینے والے کو عقیدہ کے مسائل پر عبور ہونا چاہیے اور دوسرا
> اسلوب دعوت میں نرمی اور شائستگی ہونی چاہیے۔ دوسرا عامۃ
> الناس میں پھیلی یہ گمراہی کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود

> ہی ناپید ہے ، یہ نظریہ واعتقاد کتاب وسنت کی تعلیمات اور
> علمائے اہل السنہ کی آراء کے متصادم ہے ، بلکہ کتاب وسنت
> کے دلائل کی رو سے جس سابقہ امتیں عقیدہ توحید ترک کرنے
> اور شرکیہ وکفریہ اعمال حیطہ عمل میں لانے کی وجہ سے شرک
> وکفر کا مرتکب ہوکر درگاندہ راہ ہوئیں ،ایسے ہی امت
> مسلمہ بھی شرک وکفر کاارتکاب کرنے سے مشرک وکافر قرار
> پائے گی ، نیز کتاب وسنت کے دلائل میں کہیں بھی مذکور نہیں
> کہ امت مسلمہ شرک کی مرتکب نہیں ہوسکتی ۔ اس کے برعکس کتاب
> وسنت کے دلائل میں یہ وضاجت موجود ہے کہ امت مسلمہ شرک کی
> مرتکب ہوسکتی ہے ۔ دلائل حسب ذیل ہیں ۔ (1) اللہ تعالی نے امت
> مسلمہ کو شرک کی سنگینی سے آگاہ کرنے کی غرض سے اٹھارہ
> انبیاء کے ایک ساتھ ذکر کرنے کے بعد فرمایا : ''لواشرکوا
> لحبط عنھم ماکانوایعملون '' (الانعام :88) اوراگر
> وہ (انبیاء) شرک کرتے توان سے وہ چیزاکارت جاتی جووہ عمل
> کرتے ہیں ۔ آیت کی تفسیر ۔ غلام رسول سعیدی بریلوی صاحب
> لکھتے ہیں کہ اس آیت میں انبیاء علیہم السلام کی امتوں کے
> لیے تعریض ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام سے بھی اللہ
> تالیٰ نے فرمادیا کہ اگرانہوں نے بالفرض شرک کیا توان کے
> نیک اعمال ضائع ہوجائیں گے توان کی امتیں کس گنتی ، شمار
> میں ہیں ۔ (تبیان القرآن :3/293) (2) حافظ صلاح الدین یوسف رقم
> طراز ہیں : پیغمبروں سے شرک کا صدور ممکن نہیں ، مقصد امتوں
> کو شرک کی خطرناکی اورہلاکت سے آگاہ کرنا ہے ۔ (تفسیر احسن
> البیان :) 359) (2) دوسے مقام پر فرمایا : ''وَلَقَدۡ اُوحِیَ
> اِلَیۡکَ وَاِلَی الَّذِینَ مِن قَبۡلِکَ لَئِنۡ
> اَشۡرَکۡتَ لَیَحۡبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُونَنَّ
> مِنَ الۡخٰسِرِینَ '' (الزمر :65) اوربالتحقیق آپ کی طرف
> اوران لوگوں کی طرف وحی کی گئی جوآپ سے پہلے تھے کہ اگر
> آپ نے شرک کیا توآپ کے عمل ضرور ضائع ہوں گے اورآپ ضرور
> خسارہ پانے والوں میں سے ہوجائیں گے ۔ اس آیت کی تفسیر میں
> غلام رسول سعیدی بریلوی رقم طراز ہیں : اس آیت میں تعریض ہے
> ، ذکر آپ کا ہے اور مراد آپ کی امت ہے ۔ یعنی اگر بالفرض آپ
> نے بھی شرک کیا توآپ کے اعمال ضائع ہوجائیں گے توا گر آپ

> کی امت کے کسی شخص نے شرک کیا تو اس کے اعمال تو بطریق
> اولیٰ ضائع ہو جائیں گے۔ (تبیان القرآن :10/293)۔ یہ آیت دلیل
> ہیں کہ شرک انتہائی مہلک گناہ ہے اور امت مسلمہ کے کسی فرد
> سے شرک کا ارتکاب اس کے سابقہ اعمال کی تباہی کا باعث اور
> ہلاکت و بربادی کا شاخسانہ ہے۔ (3) آیندہ آیت واضح نص ہے کہ
> اہل ایمان سے شرک کا ظہور ممکن ہے اور کامیاب وہ مسمان
> ہوں گے جو شرک کی آلائش سے پاک ہوں گے۔ اللہ تبارک و
> تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں : ''الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ
> يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ
> الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ۔ (الانعام :82) وہ لوگ جو
> ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملتبس نہ کیا
> انہی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اس آیت میں
> ظلم سے مراد شرک ہے، اس کی وضاحت آیندہ حدیث میں ہے ''عبد
> اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں : جب یہ آیت نازل ہوئی
> ''الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم ''تو اصحاب
> رسول ﷺ پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے عرض کیا : ہم میں سے
> کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا ؟ اس پر رسول اللہ ﷺ
> نے فرمایا اس سے وہ مراد (عام ظلم) نہیں جو تم سمجھ رہے ہو
> ، اس (ظلم) سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان کی وہ نصیحت نہیں
> سنی جو وہ اپنے بیٹے کو کر رہے تھے ''یٰبنی لا تشرک باللہ
> ان الشرک لظلم عظیم '' اے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا
> ، بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ (صحیح بخاری :3429، صحیح
> مسلم :124) اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ سے شرک کا
> ارتکاب ممکن ہے اور روز قیامت وہی مسلمان کامیاب قرار
> پائے گا جو شرک کی نحوست سے محفوظ ہوا اور اس آیت کے مخاطب
> مسلمان ہی ہیں تبھی تو صحابہ کرام اس آیت کے نزول سے کبیدہ
> خاطر ہوئے۔ اس میں ان لوگوں کے نظریہ کا رد ہے جو کہتے ہیں
> کہ وہابی ان آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں جو
> کفار کے لیے نازل ہوئی ہیں، جب کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام
> اس آیت کا مخاطب مسلمانوں ہی کو سمجھ رہے ہیں۔ (4) فرمان باری
> تعالیٰ ہے : ''فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ
> الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ (30)

> حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن
> يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِن
> السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ
> الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ) الحج: 31، 30) پس تم بتوں کی
> پلیدگی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو اس حال میں کے
> اللہ کے لیے یکسو ہو اور اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ ہو
> اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے تو گویا ہو آسمان سے گرا
> اور پرندے نے اسے اچک لیا یا ہوا نے اسے کسی دور جگہ پھینک
> دیا۔ (5) آیندہ آیت کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ صالح مومنین
> کو شرک سے ممانعت کا حکم دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
> ارشاد فرماتے ہیں: فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا
> صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا'' (الکھف: 110) چنانچہ جو
> شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے
> اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ (درج
> آیت واضح دلیل ہے کہ اہل ایمان شرک کا نہ صرف ارتکاب کرتے
> ہیں، بلکہ دعویٰ ایمان کے باوجود نام نہاد مسلمانوں کی
> اکثریت میں شرک موجود ہی رہتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ
> ہے ''وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون'' (یوسف
> :106) اور ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے مگر وہ اللہ کے
> ساتھ شرک کرتے ہیں۔ ۔ ان کے علاوہ کئی قرآنی آیات جو اس بات
> کی شاہد ہیں کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور
> جیسے گزشتہ امتیں شرک و کفر کے ارتکاب کی وجہ تباہ و برباد
> ہوئی تھیں، امت مسلمہ میں بھی شرک کا وجود ان کی تباہی و
> بربادی کا باعث ہوگا۔ ذیل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی
> جن میں امت مسلمہ کے شرک کے مرتکب ہونے کے دلائل ہیں۔ (1) عبد
> اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «
> مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ
> ». وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ
> شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ
> اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو تو آگ میں داخل
> ہوگا اور میں (ابن مسعود) کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں مرا کہ
> اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں

> داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری :1238، صحیح مسلم :92)۔ جابر بن عبد اللہ
> سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ نے فرمایا : «
> مَن لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ
> الْجَنَّةَ وَمَن لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ
> النَّارَ». جو شخص اللہ تعالی کو اس حال مین ملاکہ وہ اس
> کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا اور
> جس نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کچھ شرک
> کرتا ہوا تو آگ میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم :93)۔(3)ابو ہریرہ
> سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : «لِكُلِّ نَبِيٍّ
> دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ
> دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً
> لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ
> شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ
> بِاللَّهِ شَيْئًا » ہر نبی کی ایک دعا ہے جسے شرف قبولیت
> بخشا جاتا ہے، چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعوت کو عجلت میں
> کرلیا ہے، لیکن میں نے اپنی دعا کو روز قیامت کو اپنی امت
> کے لیے بطور سفارش چھپایا ہے پس وہ ان شاء اللہ وہ میری امت
> میں سے ہر اس شخص کو پہنچے گی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک
> نہ ٹھہراتا ہو۔ (صحیح مسلم :199).(4)ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : « « لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
> تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي
> الْخَلَصَةِ ». وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ
> فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَبَالَةَ اس وقت تک قیامت قائم
> نہ ہوگی حتی کہ ذوالخلصہ (بت) کے گرد دوس قبیلہ کی عورتوں
> کی سرینیں حرکت کریں گی۔ اور ذوالخلصہ ایک بت تھا دور
> جاہلیت میں قبیلہ دوس اس کی پرستش کرتا تھا۔ (صحیح
> بخاری :7116 صحیح مسلم :2906) :5)عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
> رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : «لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ
> وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى ».
> فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ
> حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ (هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ
> رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

> عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ)

> أَنَّ ذَلِكَ تَامًّا قَالَ « إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ

> ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ

> رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ

> مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى

> مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ

> آبَائِهِمْ » . دن رات کا سلسلہ ختم نہ ہوگا حتیکہ لات

> ومنات کی عبادت ہونے لگے گی ۔ اس پر میں نے عرض کیا : یارسول

> اللہ! میں سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی

> ہے ''وہ ذات جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ

> بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے ، اگرچہ

> مشرکین اسے ناپسند کریں ''تو یہ آیت تام ہے (یعنی امت میں

> دوبارہ شرک نہ ہوگا) آپ نے فرمایا : جب تک اللہ تعالیٰ کی

> مشیت ہوگی یہی صورت حال ہوگی ، پھر اللہ تعالیٰ ایک خوش

> گوار ہوا بھیجیں گے تو جس کے دل میں رائی کے دانے برابر

> ایمان ہوگا وہ فوت ہوجائے گا ، پھر وہ لوگ باقی بچیں گے جن

> میں ذرا خیر نہ ہوگی تو وہ اپنے آباء کے دین (شرک) کی طرف پلٹ

> جائیں گے ۔ (صحیح مسلم : 2907) مذکورہ احادیث واضح دلیل ہیں کہ

> امت مسلمہ میں شرک کا وجود نہ صرف ممکن ہے ، بلکہ امت مسلمہ

> کے کئی قبائل وافراد شرک کا ارتکاب ہی کریں گے اور قرب

> قیامت مسلمانوں کی اولاد شرک کے ارتکاب ہی کی وجہ سے ظہور

> قیامت کی راہ ہموار کرے گی ۔ امت مسلمہ میں شرک کا وجود عہد

> صحابہ ہی میں شروع ہوگیا تھا اور مرور زمانہ کے ساتھ مختلف

> تاویلات و تحریفات کے سہارے شرکیہ عقائد مسلمانوں میں

> راسخ ہوتے رہے اور مذہب کی آڑ میں اس کی مسلسل ترویج ہوتی

> رہی ، بالآخر بعض متجددین نے امت مسلمہ سے شرک کو شجر

> ممنوعہ قرارت دے دیا ، لیکن وہ شرکیہ عقائد و نظریات جن کے

> ارتکاب سے سابقہ امتیں زوال ونامرادی کا شکار ہوئی تھیں

> ، اگر امت مسلمہ وہی عقائد و نظریات اختیار کرے گی تو یہ بھی

> درگاندہ راہ ٹھہرے گی ۔ اس کی مزید توضیح حالی کے ان اشعار

> سے ہوتی ہے ''کرے غیر بُت کی پوجا تو کافر جو ٹھہرائے بیٹا

> خدا کا تو کافر جھکے آگ پر بحرِ سجدہ تو کافر کواکب میں

> مانے کرشمہ تو کافر مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں پرستش
> کریں شوق سے جس کی چاہیں نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
> اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں مزاروں پی دن رات نظریں
> چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں نہ توحید میں
> کچھ خلل اس سے آئے نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے مسلمانوں
> کا موجودہ دوغلا پن اور شرکیہ وکفریہ اعتقادات واعمال
> دیکھ کر ایک ہندو شاعر پھٹ پڑتا ہے اور زبان حال سے یوں
> گویا ہوتا ہے۔ ''ایک ہی پربھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں
> ایک ہی در پر مگر سر آپ بھی دھرتے نہیں اپنی سجدہ گاہ دیوی
> کا اگر استھان ہے آپ کے سجدوں کا مرکز 'قبر' جو بے جان ہے
> اپنے معبودوں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں آپ کے مشکل کشاؤں
> کو بھی گن سکتے نہیں ''جتنے کنکر اتنے شنکر'' یہ اگر
> مشہور ہے ساری درگاہوں پہ سجدہ آپ کا دستور ہے اپنے دیوی
> دیوتاؤں کو اگر ہے اختیار آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں
> حد وشمار وقتِ مشکل ہے اگر نعرہ مرا 'بجرنگ بلی آپ بھی
> وقتِ ضرورت نعرہ زن ہیں 'یا علی' لیتا ہے اوتار پربھو
> جبکہ اپنے دیس میں آپ کہتے ہیں ''خدا ہے مصطفٰے کے بھیس
> میں ''جس طرح ہم ہیں بجاتے مندروں میں گھنٹیاں تر بتوں پر
> آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی
> خوبیاں آپ بھی قبروں پہ گاتے جھوم کر قوالیاں ہم چڑھاتے
> ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ
> چادر، شاندار بت کی پوجا ہم کریں، ہم کو ملے ''نارِ سقر
> آپ پوجیں قبر تو کیونکر ملے جنّت میں گھر؟ آپ مشرک، ہم بھی
> مشرک معاملہ جب صاف ہے جنّتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف
> ہے مورتی پتّھر کی پوجیں گر! تو ہم بدنام ہیں آپ ''سنگِ
> نقشِ پا'' پوجیں تو نیکو نام ہیں کتنا ملتا جلتا اپنا آپ
> سے ایمان ہے 'آپ کہتے ہیں مگر ہم کو ''تو بے ایمان ہے'
> شرکیہ اعمال سے گر غیر مسلم ہم ہوئے پھر وہی اعمال کر کے آپ
> کیوں مسلم ہوئے ہم بھی جنّت میں رہیں گے تم اگر ہو جنّتی
> ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی ہے یہ تیر کی صدا
> سن لو مسلماں غور سے اب نہ کہنا دوزخی ہم کو کسی بھی طور سے
> (اوم پرکاش تیر، لدھیانوی) رہا اہل حدیث کو خوارج کہنا

> تو یہ نری جہالت اور فرقہ خوارج کے عقائد و نظریات سے
> لاعلمی کا نتیجہ ہے، خوارج اور اہل حدیث کے عقائد میں
> زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر فرق باطلہ کے کفر و شرک اور
> بدعات کو طشت از بام کرنا خوارج سے مشابہت کا سبب ہے تو
> فریضہ حق علما حق بیان کرتے آئے ہیں اور کرتے رہیں گے، جب
> کہ اندر کی بات یہ ہے کہ ان معترضین کے امام موصوف امت
> مسلمہ کے دیگر فرقوں کو کافر و مرتد قرار دینے اور انہیں
> مطعون کرنے میں خاص ملکہ رکھتے اور چار عالم میں شہرت
> خاص رکھتے ہیں۔ اس لیے بے تکے دلائل اور بلاوجہ مسلمانوں
> کو کافر قرار دینے میں یہ خوارج سے زیادہ مناسبت رکھتے
> ہیں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد01